O

اپنا اندر ہی مار چلتے ہیں
چل اداسی کے پار چلتے ہیں

جس پہ احساں کیا وہی بچھڑا
لوگ کب زیرِ بار چلتے ہیں

وہ نہیں آئے گا پلٹ کر اب
آ شبِ انتظار چلتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

کوئی آسیب تو نہیں ہے وہ
اُس کے گھر بے حصار چلتے ہیں

کتنی توقیر چاہتے ہو اور
دامنِ تار تار چلتے ہیں

اک تو غم بے شمار ہیں آتے
اور پھر بے قطار چلتے ہیں

ہم ہی روکے ہوئے ہیں ناوکِ درد
دل پہ تو روز وار چلتے ہیں

اک نئے غم کی آرزو میں عماد
ہم پسِ دردِ یار چلتے ہیں

https://emad-ahmad.com/